السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک شخص فوت ہوااوراس کے وارثوں میں ایک باپ، بیٹی، ایک حقیقی بھائی، دوباپ کی طرف سے بھائی اورایک حقیقی بہن ہے تواس کی میراث کس طرح تقسیم ہوگی؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

تمام ترکہ کودوحصوں میں تقسیم کرکے بیٹی کواصحاب الفروض میں سے ہونے کی حیثیت میں نصف اوراسی طرح باقی باپ کواصحاب الفروض اور عصبہ میں ہونے کی حیثیت میں دے دیا جائے گا، بھائیوں کوکچھ نہیں ملے گا کیونکہ تمام اہل علم کا اجماع ہے کہ باپ کی موجودگی میں بھائی محروم ہیں ہاں البتہ اگرمیت کے ذمے قرض ہوتواسے وارثوں میں تقسیم کیا جائے گا، اسی طرح اگرمیت کی کوئی وصیت شرعی طریقہ سے ثابت ہوتواسے بھی تقسیم ترکہ سے پہلے پوراکیاجائے گا بشرطیکہ وصیت کل مال کے ایک تہائی حصے کے بقدریااس سے کم ہوکیونکہ میت کویہ اختیارنہیں کہ وہ اپنے مال کے ایک تہائی حصے سے زائد میں وصیت کرے اگرکسی نے اپنے مال کے ایک تہائی سے زائد حصے میں وصیت کی تواس پر عمل نہیں ہوگا، الا یہ کہ اس کے بالغ اورعاقل وارث اس پراپنی رضامندی کااظہارکردیں، وراثت کی تقسیم سے پہلے قرض کے اداکرنے اوروصیت پر عمل کرنے کے بارے میں ارشادباری تعالیٰ حسب ذیل ہے:

''اللہ تمہاری اولاد کے متعلق تمہیں وصیت فرماتا ہے کہ ایک لڑکے کا حصہ دولڑکیوں کے حصے کے برابر ہے...یہ (تقسیم ترکہ میت کی) وصیت (کی تکمیل) کے بعد جواس نے کی ہویاقرض کے (اداہونے کے بعد جواس کے ذمے ہو عمل میں آئے گی۔''

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج3ص74

محدث فتویٰ